احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 32

منگل 7 اگست 2001ء

روزنامہ   ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 7 اگست 2001ء 16 جمادی الاول 1422 ہجری-7 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 177

رحمانیت کے فیوض

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم ہے میں نے اسے اپنے نام رحمان سے مشتق کیا ہے اس لئے جو صلہ رحمی کرے گا اس کو میں اپنے ساتھ ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اس سے رابطہ کاٹ دوں گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الزکوۃ باب فی صلۃ الرحم حدیث نمبر 1444)

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا دلنشیں اور پر معارف تذکرہ

جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ خدا کی رحمانیت کو ببانگ بلند دنیا کے سامنے پیش کرے

رحمانیت کے طفیل سینکڑوں احمدیہ فری ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اگست 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 3-اگست 2001ء-سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اللہ کی صفت رحمانیت کا تذکرہ فرمایا-حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور دیگر کئی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان کا تذکرہ جاری رکھتے ہوئے قرآن کریم سے مختلف آیات کی تفسیر فرمائی-حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رحمان سے اعراض کرے تو خدا اس کے لئے شیطان مقرر کر دیتا ہے جو اسے راہ ہدایت سے گمراہ کر دیتا ہے-اس سے انسان مایوس ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مایوسیت ہی ابلیسیت کا دوسرا نام ہے-اس لئے اللہ سے کبھی مایوس نہ ہوں-ایک آیت قرآنی کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ جو رحمان خدا کے غیب میں ہونے کے باوجود اس سے ڈرتا ہے وہ حقیقی متقی ہے-حضور ایدہ اللہ نے ایک آیت قرآنی کے حوالے سے فرمایا ہر مومن پر فرض ہے کہ رحمان خدا پر غیب میں ایمان لائے-اللہ نے انسان کو قرآن سکھایا-سکھانے سے مراد زبان بھی ہے-اللہ نے عربی زبان سکھائی-یہ بات ارتقاء کے نظریہ کے خلاف جاتی ہے-انسان سے سب سے قریبی جانور بندر قرار دیا گیا ہے-اب کہاں بندر کی زبان اور کہاں انسان کی زبان-حضور نے فرشتوں کے اس سوال کے جواب میں کہ اے خدا کیا تو ایسا انسان بنائے گا جو زمین میں خون ریزی کرے گا' فرمایا کہ مومن کبھی خون بہانے میں پہل نہیں کرتا وہ تو محض اپنے دفاع میں خون بہاتا ہے-نبی کے مخالفین نبی کے ماننے والوں کا خون بہاتے ہیں-ایک آیت کے حوالے سے جس میں ذکر ہے کہ کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو فضا میں اڑتے پھرتے ہیں ان کو زمین پر گرنے سے کس نے روکا ہے-صرف خدائے رحمان نے-حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سائنسدانوں نے جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق پرندوں کی ہڈیاں' چھاتی کے اعصاب Muscles کی خاص مضبوطی اور پرندے کی خاص شکل اگر نہ بنائی جاتی تو ناممکن تھا کہ کوئی پرندہ اڑ سکتا-حضور ایدہ اللہ نے ایک اور آیت قرآنی کی تشریح میں فرمایا کہ تمام تر توکل خدا کی رحمانیت پر ہی ہونا چاہئے-ورنہ انسان تو اتنے گناہ کرتا ہے کہ بخشا ہی نہ جاسکے-بعض اوقات تو گناہ کا شعور ہی انسان کو نہیں ہوتا-یہ شعور اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے ہی آتا ہے-ایک آیت کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا بلا مبادلہ رحم کرنے والا ہے-قرآن کریم نے ایسے رحمان خدا کا ذکر فرمایا ہے جس نے انسان کی پیدائش سے اربوں سال پہلے وہ چیزیں مہیا کر دیں جس کی انسان کو ضرورت تھی-حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ خدا کی رحمانیت کو ببانگ بلند دنیا کے سامنے پیش کرے-

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے الہامات میں خدا کی صفت رحمانیت کا ذکر فرمایا' اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود غم یا خوشی کسی بھی صورت میں اللہ کی صفت رحمانیت سے جدا نہیں ہوئے-مسیح موعود کے سارے کام خدائے رحمان کی طاقت نے کئے ورنہ اتنے بڑے بڑے کام آپ اپنی طاقت سے کر ہی نہیں سکتے تھے-

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہومیو پیتھی طریق علاج بھی خدائے رحمان کا ایک جلوہ ہے-اس میں اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازماً قائل ہو جاتا ہے-حضور نے فرمایا کہ لوگ مجھے خطوط کے ذریعے اپنی بیماری کا نسخہ تجویز کرنے کو کہتے ہیں جبکہ اتنی دور بیٹھے ہومیو پیتھک علاج ہو ہی نہیں سکتا-اس کے دو حل ہیں ایک تو یہ کہ میری کتاب ہومیو پیتھی لے لیں اور اس کو پڑھ کر اپنا علاج خود کریں-دوسری صورت یہ ہے کہ جماعت کی طرف سے مفت علاج کی جو ڈسپنسریاں بنی ہوئی ہیں ان سے استفادہ کریں-یہ امراء کی ذمہ داری ہے کہ وہ احباب جماعت کو بتائیں کہ یہ ڈسپنسری کہاں ہے-دنیا بھر میں خدا کی رحمانیت کے جلووں کی مظہر بے شمار ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں-جماعت کی طرف سے مفت علاج کی ایسی ایسی سہولتیں میسر ہیں کہ ایسا نظام اور کہیں نہیں-حضور نے فرمایا مجھے صرف دعا کے لئے لکھیں-دعا تو میرا فرض ہے کہ میں لازماً اس طرح سے آپ کے دکھ میں شریک ہوتا ہوں-حضور نے فرمایا یہ رحمانیت کی صفت کے بارے میں آخری خطبہ تھا-

آٹھویں سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 27 تا 29 جولائی 2001ء ایوان محمود ربوہ میں آٹھویں سالانہ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے-مورخہ 27 جولائی بروز جمعہ 30-8 بجے شب محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے اسی کا افتتاح فرمایا-

مورخہ 29 جولائی 2001ء اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے-

تلاوت' وعدہ طفل اور نظم کے بعد محترم ملک محمد افضل فہیم صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ علمی مقابلہ جات میں 45 اضلاع کے 378-اطفال (مشمولہ 117 واقفین نو) اور 94 زائرین نے شمولیت کی-

امسال 15 درج ذیل مقابلہ جات ہوئے-تلاوت' نظم' تقریر اردو' تقریر انگریزی' تقریر فی البدیہہ'

باقی صفحہ 7 پر

محترم مرزا محمد ادریس صاحب

سابق مربی انڈونیشیا وفات پاگئے

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں-محترم امیر صاحب کینیڈا نے بذریعہ فیکس یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا مورخہ یکم اگست 2001ء کو ٹورانٹو میں وفات پاگئے ہیں-مرحوم موصی تھے-ان کی میت بغرض تدفین ربوہ لائی جارہی ہے-جو کہ مورخہ 8-اگست شام 7 بجے لاہور پہنچے گی-

آپ کی تاریخ پیدائش 15-اکتوبر 1929ء ہے-آپ نے 23 نومبر 1950ء میں اپنی زندگی وقف کی اور مدرسہ احمدیہ قادیان اور پھر جامعۃ المبشرین ربوہ میں تعلیم حاصل کی-1952ء میں آپ نے شاہد کلاس پاس کی-مارچ 1952ء میں سلسلہ کے کام پر آپ کو لگایا گیا-21 جنوری 1953ء کو آپ پہلی بار بورنیو میں خدمت دین کے

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

اگر اللہ تعالیٰ کی غفوریت اور رحیمیت سے استفادہ نہ کیا جائے تو پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت اور دردناک ہوتا ہے

جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور پھر جماعت سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں، جماعت ہرگز ان کی مدد نہیں کر سکتی

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - بتاریخ 25 رمئی 2001ء بمطابق 25/ ہجرت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

صفت رحیمیت کا ذکر چل رہا ہے۔ اب میں چند آیات آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور اس سے متعلقہ مسائل بھی (-) (سورۃ یونس: 108) اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو کوئی نہیں جو اسے دور کرنے والا ہو مگر وہی۔ یعنی اللہ کی طرف سے جو ضرر پہنچے، بالارادہ کسی کو ضرر پہنچے تو خدا کے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے ضرر کو دور کر سکتا ہے اس میں ایک امید کی کرن ہے سب کے لئے۔ اور جب خیر کا فیصلہ کر لے کہ کسی کو بھلائی پہنچے تو اس کے فضل کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ناممکن ہے، وہ خیر اسے ضرور پہنچے گی۔ اب یہاں اللہ کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے یعنی اللہ خود بھی نہیں ٹالتا اور نہ کسی کو ٹالنے دے سکتا ہے۔ وہ پہنچتا ہے اس کے ان بندوں میں سے جن کو وہ چاہے۔ (وھو الغفور الرحیم) اور وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب (لا راد لفضلہ) کے تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جو گناہوں میں ملوث ہو کے مایوس ہو جاتے ہیں ان کے متعلق بھی اللہ کا یہی حکم ہے کہ وہ مایوس کسی صورت میں نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بھی ہے اور بہت رحم فرمانے والا بھی ہے۔

ایک سورۃ الحجر کی آیت ہے خبر دے دے کہ میں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہوں۔ (سورۃ الحجر: 50-51) لیکن اس کے باوجود میرے عذاب کے متعلق خوف کرو کہ وہ بہت ہی دردناک عذاب ہوتا ہے۔ باوجود کا ترجمہ اس لئے کیا ہے کہ میں غفور رحیم ہوتے ہوئے بھی جب عذاب دیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ میری غفوریت سے استفادہ کیا گیا اور نہ میری رحیمیت سے۔ تو باوجود اس بات کے میرے عذاب کی طرف بھی دھیان دیں کہ وہ بہت ہی دردناک عذاب ہے۔

پھر سورۃ النحل کی آیات نمبر 6 تا 8 ہیں اور مویشیوں کو بھی اسی نے پیدا کیا تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کے سامان ہیں، اور یہ گزشتہ زمانہ کی بات نہیں آج تک کھالوں کے ذریعہ ان کے بالوں کے ذریعہ اون کے ذریعہ ہم گرمی حاصل کرتے ہیں اور سخت سے سخت سردی میں بھی جانوروں کی وجہ سے ہم گرمی حاصل کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جانوروں کے چمڑے کی جیکٹس پہنی ہوتی ہیں جو بہت گرم ہوتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا خیال رکھا ہے اور یہ بات اس کی رحمانیت کی مظہر ہے۔ اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی ہے۔ جب تم انہیں شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب تم انہیں (صبح) چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہو۔ اب جنہوں نے یہ مناظر دیکھے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بہت ہی دلکش مناظر ہیں صبح کی یہ نکلیں خصوصاً پہاڑی علاقوں میں تو بہت ہی خوش منظر ہوتا ہے۔ گائیں بھینسیں وغیرہ چر رہی ہوتی ہیں اور دل کو بہت لبھاتا ہے وہ منظر۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھائے ہوئے ایسی بستی کی طرف چلتے ہیں جس تک تم جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ بہت شدید مشکل رستوں پر جہاں مشینری بھی نہیں چل سکتی وہاں خچروں کے اوپر بوجھ لاد کر لے جاتے ہیں اور تنگ رستوں پر بھی اور سخت پہاڑی کٹھن رستوں پر بھی وہ خچر وہ بوجھ اٹھائے لئے پھرتے ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ہیں۔ اگر کسی کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں کہ جہاں تک انسان پہنچ ہی نہیں سکتا بغیر کسی مشقت میں پڑے ان پہ بھی تمہاری بار برداری کا کام تمہارے جانور کرتے ہیں۔

یاد رکھو تیرا رب بہت ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہاں رؤف رحیم فرمایا ہے، بہت ہی مہربان ہے۔ یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے یہ تو بہت ہی خوبصورت نقشہ ہے، دلکشی کے لحاظ سے بھی اور ضرورت کے لحاظ سے بھی اور ایسا خوبصورت نقشہ ہے کہ جانوروں سے جتنے بھی فوائد انسان کو پہنچ سکتے تھے یا آئندہ پہنچتے رہیں گے ان سب کا ذکر ہے۔ تو یہاں غفور کی بجائے مہربان فرمایا ہے۔ رؤف رحیم بہت ہی زیادہ شفقت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر ہے جو انہی آیات کے تعلق میں ایک لمبی تحریر ہے جو مناظرہ آتھم میں آپ نے پیش فرمائی ہے۔ وقت کے لحاظ سے ساری تحریر پڑھنا اس وقت ذرا مشکل ہوگا اور دوسرے یہ تحریر ایسی ہے کہ اس کی ہر جگہ تشریح کرنی پڑے گی۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ بحث یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کہ رحیم ہے۔ وہ جو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے یعنی عدل کرتا ہے اور اسے عدل کے نتیجہ میں معاف کرنے کا کوئی حق نہیں (-) انہوں نے یہ عذر تراشا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ معاف کر ہی نہیں سکتا اس لئے اپنے بیٹے پر اس نے سارے گناہوں کے بوجھ لاد دئے۔ اب بیٹے پر جو معصوم تھا اس پر بوجھ لادنا خود عدل کے خلاف ہے (-) سب سے معصوم آدمی پر سب کے بوجھ لادنا تو ایسا ناممکن ہے کہ ہو ہی نہیں سکتا اور بہت بڑا ظلم ہوگا۔

آج کل دیکھیں کتنے کتنے مظالم ہوتے ہیں۔ بعض جابر ہیں جو پوری قوم، لاکھوں پر ظلم کرتے ہیں اور بعض چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں پر ظلم کرتے ہیں اور ہر ملک میں یہ ہو رہا ہے۔ انگلستان میں بھی، امریکہ میں بھی اور مشرقی ممالک میں تو بڑی کثرت سے ہو رہا ہے تو یہ جو ظلم کرتے ہیں یہ سارے بوجھ (ان) پر ہی لاد دئے جائیں گے؟ نعوذ باللہ من ذلک۔ اور ان سب کو نجات مل جائے گی؟

ایک سورۃ النحل کی آیت 19 ہے کہ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے کی کوشش کرو تو گن تو نہیں سکو گے، بے شمار نعمتیں ہیں جو انسان کو عطا ہوئی ہوئی ہیں اور بسا اوقات ان کی طرف خیال بھی نہیں جاتا سوائے اس کے کہ کوئی ایک نعمت وقتی طور پر چھین لی جائے۔ اگر انسان دیکھے کہ وہ کس طرح بنا ہوا ہے تو روز مرہ اس کو سوچنے کا وقت بھی نہیں ملتا۔ لیکن اگر ایک صرف گردہ ناکام ہو

جائے تو دیکھو کیسی کیسی مصیبتیں پڑتی ہیں۔ گردہ تبدیل کرنا پڑتا ہے اس کے بدلے بہت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہی حال دوسری بیماریوں کا ہے۔ تو جب تک بیماری نہ پڑے اس وقت تک نعمتوں کی قدر ہی کوئی نہیں ہوتی۔

پس ایک انسان اپنی ذات کے اندر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اگر ان کو گننے کی کوشش کرے تو گن تو نہیں سکتا' بے انتہا اللہ کی رحمتیں ہیں۔ میٹھا کس طرح انسان ہضم کرتا ہے کس طرح اس کے لئے خدا تعالیٰ نے نظام مقرر فرمایا ہوا ہے اور کس طرح ہر زیادتی کے مقابل پر ایک کشن رکھ دیا ہے کہ ایک زیادتی کرو' پھر زیادتی کرو' پھر معاف ہوتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ گناہوں کے ساتھ بھی تو یہی سلوک کرتا ہے کہ بار بار گناہ انسان کرتا ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ کا رحم نازل ہوتا ہے تو نتیجہ اس کا یہی نکالا ہے اللہ تعالیٰ تو بہت [illegible] والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ النحل کی آیات 46 تا 48 ہیں یہاں بھی رؤف کی صفت کو رحیم کے ساتھ جوڑا ہے۔ ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے: کیا وہ لوگ جنہوں نے بری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے۔ اب زمین میں دھنسایا جانا کسی وقت کسی زلزلہ کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے اور بڑی بڑی قومیں پہلے اسی طرح زمین میں دھنسا دی گئی تھیں۔ یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آ جائے جہاں سے وہ گمان تک نہیں کرتے ہوں۔ تو عذاب بھی اچانک آ جاتا ہے جس کا انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب چلتے پھرتے اچانک سڑک پر پاؤں پڑا اور کسی کار نے کچل دیا۔ اب یہ چلنے سے پہلے گھر سے کسی کو گمان تو نہیں ہو سکتا۔ اگر وہم بھی ہوتا کہ ایسا ممکن ہے تو وہ گھر سے ہی نہ نکلتا۔ تو اچانک عذاب آ جاتا ہے اور اس کی اتنی قسمیں ہیں کہ وہ جس طرح اللہ کی نعمتوں کو نہیں گن سکتے عذاب کے اچانک آنے' کہ کیسے کیسے آئے گا' یہ بھی نہیں گنا جا سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عذاب آ جائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں یا انہیں ان کے چلنے پھرنے کی حالت میں آ پکڑے۔ عام طور پر چلتے پھرتے ہی اچانک ہارٹ فیل ہو جاتا ہے' وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کسی کو کیا ہونے والا ہے۔ تو وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کے مقاصد کو وہ عاجز نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پکڑنے کے رستے بہت زیادہ ہیں اور تمہیں بہت کم طاقت نصیب ہوئی ہے کہ خدا کی راہوں کو تم عجز میں تبدیل کر دو اور خدا جو فیصلے کرے ان کو عاجز کر دو۔

پھر اللہ تعالیٰ کی ایک اور بھی ترکیب ہے پکڑنے کی' یا انہیں تدریجاً گھٹانے کے ذریعہ پکڑ لے۔ بڑی بڑی قومیں دنیا میں ایسی گزری ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ مٹتے مٹتے مٹ گئیں اور ان کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہے یا بالکل ایسا ہے کہ عبرت کا نشان بن گیا ہے۔ اب آسٹریلیا کے ابریجنیز (Aborigenes) دیکھیں کسی زمانہ میں سارے آسٹریلیا پر وہ قابض تھے' سارے آسٹریلیا کے بادشاہ تھے اور پھر ایک ایسا وقت آیا کہ وہ گھٹتے گھٹتے کم ہوتے ہوتے کم ہوتے چلے گئے اور ان کا کوئی بھی نام و نشان اگر باقی ہے تو محض عبرت کیلئے۔ اسی طرح امریکہ میں ریڈ انڈینز (Red Indians) ہیں اور بہت سی ایسی قومیں ہوں گی جو رفتہ رفتہ' تدریجاً پکڑے گئے۔ یہ روماز (Romas) جو ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا ناشکری کی تھی اور کیا شرک کیا تھا جس کے نتیجہ میں اب ساری دنیا میں یہ ایک عبرت کا نشان بنے پھرتے ہیں' ان کو ٹھہرنے کی بھی کوئی جگہ نہیں۔ تو رفتہ رفتہ گھٹاتے گھٹاتے خدا ان کو پکڑ لیتا ہے جیسے چاند گھٹتے گھٹتے نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو بڑی بڑی قومیں ہیں اگر اللہ ان کو پکڑے تو ان کو تدریجاً پکڑتا ہے' اچانک نہیں پکڑتا۔ تو پکڑنے کے جتنے ذرائع ہیں وہ سارے ان آیات میں بیان فرما دیئے ہیں لیکن ساتھ ہی متنبہ فرما دیا کہ تمہارا رب بہت ہی مہربان ہے اور بار بار رحم ہے۔ اگر اللہ نے تمہارے ہر گناہ پر پکڑنا ہوتا تو تمہارا کچھ بھی نشان بھی نہ رہتا۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم لوگوں کو تمہارے گناہوں کی وجہ سے پکڑنا ہوتا تو جو چلنے پھرنے والے چوپائے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیتا۔ اگر چوپایوں کو ہلاک کر دیا جائے تو جس طرح انسان کی خاطر چوپاؤں کی زندگیاں قربان کی جاتی ہیں وہ انسان بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا۔

پھر سورۃ النحل کی آیت نمبر 111 میں ہے پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے' پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب ہجرت تو آج کل بھی ہو رہی ہے لیکن کچھ ایسے ہیں جو واقعتہً مجبور ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو مجبوری کے کاغذات تیار کرتے ہیں۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے وہ اللہ کو تو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ کسی کی ہجرت مال کے لئے ہے' کسی کی عورت کے لئے' کئی لوگ کہتے ہیں' ہمیں ہجرت کے لئے خط لکھتے ہیں کہ ہمیں ہجرت کروا دیں' وہاں بچے کی شادی کروا دیں۔ یہ بھی کوئی ہجرت ہے۔ مگر اللہ کو سب ہجرتوں کا علم ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے اصل مہاجر وہ ہے جس کو ایک دفعہ فتنہ میں مبتلا کیا گیا ہو۔

فتنہ سے مراد ارتداد کا فتنہ ہے اور بعض دفعہ مجبوراً انسان ارتداد اختیار کر لیتا ہے جبکہ دل اس ارتداد پر مطمئن نہیں ہوتا اور زبان سے ایسی سخت تکلیف اس کو دی جاتی ہے کہ زبان سے کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ ہجرت کرتا ہے پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو یقیناً تیرا رب ان باتوں کے بعد بہت ہی مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں نور القرآن صفحہ 23 میں:

"ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں اپنے (دین) کا اخفاء کریں"۔ اب جیسا کہ آپ جانتے ہیں پاکستان میں بعض لوگوں کو فوق العادت دکھ دیا جاتا ہے' اکثر تو اس کو برداشت کر جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ اس نے احمدیوں کو اس قدر حوصلہ اور صبر کی توفیق بخشی ہے لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو دم ہار دیتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں' ان کی طاقت سے بڑھ کر ناممکن ہے ان کے لئے اس کو صبر سے برداشت کرنا اپنے (دین) کا اخفاء کریں ان کا اس شرط سے گناہ بخشا جائے گا کہ دکھ اٹھانے کے بعد پھر ہجرت کریں"۔ پھر اگر ہجرت کی توفیق ہے تو پھر ضرور ہجرت کریں یہ سچی ہجرت ہے۔ "یعنی ایسی عادت سے یا ایسے ملک سے نکل جائیں جہاں دین پر زبردستی ہوتی ہے۔ پھر خدا کی راہ میں بہت ہی کوشش کریں اور تکلیفوں پر صبر کریں۔ ان سب باتوں کے بعد خدا ان کا گناہ بخش دے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے"۔

اب سورۃ النحل ہی کی آیت نمبر 116 ہے کہ یقیناً اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ کھانا حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ یہ خلاصہ آ گیا ہے تمام حلال و حرام کا۔ ہاں جو سخت مجبور ہو جائے' نہ رغبت رکھنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اب اس میں دیکھو اللہ تعالیٰ نے سور کے گوشت کو بھی ایسے موقع پر حلال کر دیا ہے خواہش ذرا بھی نہ ہو اور مزہ میں بھی اچھا لگے تب بھی جان بچ جائے تو اس سے ہاتھ کھینچ لے اور ہرگز اس میں کوئی عدوان نہ کرے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایک چیز ایسی حرام کی ہے جو ہر صورت میں حرام ہے۔ اس میں یہ عذر نہیں کہ میں بھوکا تھا۔ وہ ہے سود۔ اگر سود کوئی کھاتا ہے تو اس کے جواز کا کوئی فتویٰ کہیں نہیں ہے۔ وہ ہر صورت میں حرام ہے۔

اسی ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود اس سورۃ کی لطیف تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں سؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (-) یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں' اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے (-) کہ اگر تم نے سود دیا ہوا ہے کسی کو' سود پر روپیہ دیا ہوا ہے تو ہرگز اس کو استعمال نہیں کرنا۔ جو کچھ پہلے کر بیٹھے وہ گناہ تو معاف ہو گئے لیکن آئندہ بھوک کا عذر رکھ کر بقیہ سود کی رقم نہیں کھانی اور اس کی جزا اتنی بڑی سخت ہے (-) اگر تم ایسا نہیں کرو گے' باز نہیں آؤ گے تو تمہارے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اب یہ عجیب حکمت ہے کہ فی زمانہ جتنی بڑی بڑی جنگیں ہوئی ہیں یہ سود ہی کے نتیجہ میں ہوئی ہیں' سودی نظام کے نتیجہ میں ایک ایسا بحران پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں پھر لڑائیاں شروع ہوتی ہیں اور لڑائیاں بھی سود ہی پر چلتی ہیں ورنہ لڑائیاں جاری نہیں رہ سکتیں۔ بڑی بڑی امیر قومیں

بھی مجبوراً سود لے کر لڑائیوں کو آگے بڑھاتی ہیں۔ تو یہ جو پیش گوئی ہے یہ حرف بہ حرف پوری ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ سود کی رقم کسی صورت میں نہیں کھانی چاہئے یعنی جو روپیہ تم نے دیا ہے اس پر اگر کوئی رقم آتی ہے تو حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے وہ اشاعت دین میں خرچ کر دو مگر اپنے نفس پر اس کو کلیۃً حرام سمجھو۔

ساتھ ہی ایک عجیب لطیف نکتہ بھی بیان فرمادیا کہ "(-) اگر ابتلاء میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ہندو اگر یہ گناہ کرتے ہیں تو مالدار ہو جاتے ہیں"۔ یعنی (-) یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ سود کھا کر مالدار نہیں بن سکتے ان کو شدید نقصان پہنچے گا۔ ہاں ہندو ہیں وہ گناہ کرنے کے باوجود پیسے کما جاتے ہیں مگر اس لئے کہ ہندوؤں کو تو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے۔ (-) فرماتے ہیں (-) ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ دنیا میں بھی گھاٹا کھاتے ہیں اور آخرت میں بھی گھاٹا کھاتے ہیں۔

اب میرے پاس بھی بہت سی درخواستیں آتی رہتی ہیں کہ ہم قرضوں کے نیچے دب گئے' برا حال ہو گیا' سب کچھ جاتا رہا اور اب قید ہے یا اولاد کا بھوکا مرنا ہے۔ کیوں ایسا ہوا؟ کہ ہم نے سود پر رقم لی تھی۔ ان جگہوں میں میں نے اعلان کروادیا ہے میں نے کہا کہ جن سے اللہ جنگ کرتا ہے ان کی مدد میں نہیں کر سکتا۔ ویسے قرض ہوں' بے سودی قرض ہوں' مصیبتیں ہوں' چٹیاں ہوں انشاء اللہ جماعت ضرور ان میں مدد کرے گی' جتنی بھی توفیق ہو۔ لیکن اگر سود کا روپیہ تم نے لیا ہوا ہے اس پر جماعت کسی قسم کی بھی مدد نہیں کرے گی۔ ہندوستان میں خصوصاً ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور میں نے بارہا انہیں سمجھایا ہے کہ اپنے اخباروں میں اور اعلانات کے ذریعہ سب پر یہ کھول دیں کہ اگر سود پہ روپیہ لیا تو ہم ہرگز کسی قسم کی مدد کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

پھر فرمایا سورۃ النحل آیت نمبر 120 پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے لاعلمی میں برے اعمال کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کی۔ اب توبہ کرنے کا موقع اس وقت تک ہے جب تک کوئی پکڑا نہ جائے۔ اگر عادی چور بھی ہو اور اس کی پرانی گواہی ہو کہ چور تھا اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ کیونکہ چوری کی حالت میں پکڑا جائے تو پھر وہ ہے وقت کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں' اس کو سزا دی جائے۔ لیکن اگر بیچ میں ایک لمبا عرصہ گزر جائے اور وہ توبہ کر چکا ہو اور اس بات کے قطعی شواہد ہوں کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے تو پھر مومنوں کی جماعت کو اس کو شرعی حد لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ تو گناہ بھی جہالت کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا تو گناہ کے جو اثرات ہیں ان سے انسان کو جب جہالت ہوتی ہے تبھی وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر توبہ بھی کر لیں اور پھر اپنے آپ کی اصلاح بھی کر لیں ان کے اندر بہت سی نیکیاں پیدا ہو چکی ہوں تو پھر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کے بعد بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے سورۃ بنی اسرائیل آیت 67 اس میں غفور اور رؤف کے الفاظ ساتھ نہیں لگے ہوئے' صرف رحیم کے الفاظ آتے ہیں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضلوں کی تلاش کرو۔ یقیناً وہ تمہارے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب سمندر میں جو کشتیاں چلتی ہیں اس میں بار بار رحم کا کیا موقع ہے۔ بات یہ ہے کہ سمندر کی ہوائیں بدلتی رہتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ بارہا انسان ابتلا میں پڑتا ہے۔ اسی طرح مچھلیاں پکڑنے والے بعض دنوں میں بہت مچھلیاں شکار کر لیتے ہیں' بعض دنوں میں کوئی مچھلی بھی ہاتھ نہیں آتی۔ محنت بظاہر رائیگاں جاتی ہے۔ تو ایسے سب لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا بار بار تمہیں موقع دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے۔ آج برا دن گزرا ہے تو کل اچھا بھی آ سکتا ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے وہ تمہاری کوششوں کو ضائع ہرگز نہیں کرے گا۔ وہ ایک موقع کے بعد دوسرا موقع دیتا چلا جائے گا۔

سورۃ الحج میں آیت نمبر 66 ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب دو مناظر کھینچے گئے ہیں۔ ایک تو کشتیوں کا چلنا جو اللہ کے حکم کے ساتھ' جس طرح زمین و آسمان میں ہر چیز مسخر کی گئی ہے' کشتیاں بھی اللہ ہی کے حکم سے مسخر ہیں اور اس کے اذن سے وہ سمندروں میں چلتی ہیں۔ (بامرہ) اس کے امر کے ساتھ' اس کے حکم یا اس کے اذن کے ساتھ (-) اب آسمان کا زمین پر گرنے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا آسمانی جو بڑے بڑے ٹکڑے آسمان سے گرتے ہیں تمہیں پتہ بھی نہیں لگتا وہ Meteors کی شکل میں گرتے ہیں اور رستہ میں ہوا میں جل جاتے ہیں۔ یہ اللہ نے تمہاری حفاظت کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ بے شمار بڑے بڑے ٹکڑے ہیں جو آسمان سے گرتے ہیں اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے۔ روکے ہوئے دو طرح سے ہے۔ ایک تو یہ کہ ان کو زمین سے ٹکرا کر نقصان پہنچانے کا موقع نہیں دیتا سوائے اس کے کہ اس کی اجازت سے ایسا ہو اور دوسرے یہ کہ آسمان سے جو ٹکڑے گرتے ہیں اگر سارے ہی گر جائیں تو زمین کا کوئی حشر ہی باقی نہ رہے' نام و نشان مٹ جائے لیکن وہ کوئی دائیں سے گزر جاتے ہیں کوئی بائیں سے گزر جاتے ہیں۔ سائنسدان پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں کہ اس دفعہ یہ سیارہ جو ٹوٹا ہوا آ رہا ہے یہ زمین سے ٹکرا جائے گا لیکن وہ کروڑوں میل کے فاصلہ سے گزر جاتا ہے۔ تو اللہ کے حکم سے ہی ایسا ہوتا ہے۔ جب تک ہماری زندگی اس زمین پر مقدر ہے اس وقت تک یہی نظام چلتا رہے گا (الا باذنہ) کی شرط نے بتایا کہ اللہ کے اذن کے بغیر یہ آسمان سے گرنے والے ٹکڑے تمہیں ہلاک نہیں کر سکتے۔

(-) یہاں نیک لوگوں اور بدلوگوں میں تفریق نہیں کی گئی۔ فرمایا ہے (-) یہ آفتیں ہیں جو سب انسانوں میں مشترک ہیں اور ان مشترک آفتوں کی وجہ سے بعض دفعہ بہت بڑی بڑی تباہیاں بھی آتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ باقی انسانوں کو اکثر ان سے بچا لیتا ہے۔ تو فرمایا لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت ہی مہربان ہے اور بہت ہی بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اگر مہربان نہ ہوتا تو صرف آسمان کے ٹکڑوں کو ہی گرنے کی اجازت دے دیتا تو کوئی نام و نشان بھی انسان کا باقی نہ رہتا۔

اب سورۃ النور کی آیت نمبر 5 اور نمبر 6 ہے وہ لوگ جو محصن عورتوں پر' محصنٰت کہتے ہیں وہ جو قلعہ بند ہوں' وہ عورتیں جن تک رسائی دوسرے بدانسانوں کی ممکن نہ ہو اور محصنات کہتے ہیں شادی شدہ کو بھی۔ اس کے نتیجہ میں بھی عورت کی حفاظت ہوتی ہے جو معصوم' قلعہ بند اور شادی شدہ عورتوں پر اتہام لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں پیش کر سکتے (-) ان کو اسی کوڑے لگاؤ۔ اب یہ جو بعض فقہاء نے مسئلہ بنا لیا ہے کہ جہاں تک کوڑوں کا تعلق ہے صرف ان کو لگیں جو کنواریوں پر الزام لگاتے ہیں۔ جو شادی شدہ عورتوں پر الزام لگاتے ہیں وہ رجم کئے جائیں گے یا شادی شدہ عورتیں اگر گناہ کریں گی تو رجم کی جائیں گی اور کنواریاں ہوں گی تو ان کو کوڑے لگیں گے۔ یہ ایک فرضی بات ہے جس کو یہ آیت جھٹلا رہی ہے۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ میں کوڑوں کے لحاظ سے کوئی تفریق نہیں ہے۔ ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور پھر اس سزا دینے کے بعد ان کی شہادت کبھی بھی قبول نہ کرو۔ یہاں کن لوگوں کی شہادت مراد ہے جو لوگ الزام لگاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر الزام لگایا گیا تھا' ان کا ذکر ہو رہا ہے' ان کو کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت کو کبھی بھی قبول نہ کرو۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں فاسق ہیں۔ اس کے باوجود کہ یہ واقعہ جو ہے افک کا بہت بڑا واقعہ تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بعد ذلک و اصلحوا یہ گنہگار لوگ جو ایسی معصوم عورتوں پر تہمت لگانے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اگر وہ توبہ کریں اور پھر اپنی اصلاح بھی کریں۔ آگے اسی قسم کی مردود حرکتوں میں مبتلا نہ ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

آج کے خطبہ کے لئے جو مواد ہے اس میں اب آخری آیت یہ رکھی ہوئی ہے جو چاہتے ہیں کہ مومنوں میں فحشاء پھیل جائے اور اکثر جو بدیوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اپنے ٹولہ کو بڑھانا چاہتے ہیں اور فحشاء ایک ایسی بیماری ہے جو کثرت سے پھیلتی ہے اس لئے فحشاء کی میں نے ایک اور تعریف یہ کی ہے کہ وبائی روحانی امراض کو فحشاء کہا جاتا ہے جو ایک دوسرے کو لگتی ہیں اور پھر آگے لگتی چلی جاتی ہیں تو ان بدبختوں کا دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اب عذاب میں بھی کہیں عظیم آیا ہے کہیں مہین آیا ہے' بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ تو دردناک عذاب سے مراد یہ ہے کہ ان کا ایسا حال تم دیکھو گے کہ ان پر گویا کہ سخت رحم بھی آئے گا کیونکہ بہت درد پیدا کرنے والا عذاب ہوگا۔ دنیا میں بھی اور آخرت

میں بھی۔

اب تمہیں تو پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کون لوگ ہیں مگر اللہ کو تو علم ہے اس لئے دنیا اور آخرت کا عذاب دینا یہ اللہ کا کام ہے۔ تم لاعلمی کی وجہ سے ان لوگوں کو پہچان بھی نہیں سکو گے۔ اب اس کے بعد کوئی جواب نہیں آیا اس کا بظاہر۔ اور اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو پھر کیا ہوتا؟ یہ جواب حذف ہے۔ اس کا مطلب ہے پھر تم ضرور سارے کے سارے ہلاک ہو جاتے، فحشاء تم میں پھیل جاتیں اور یہ وبائی امراض تمہارا کچھ بھی باقی نہ چھوڑتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اتنی بدیوں کے پھیلانے کے خطرہ کے باوجود بحیثیت انسان تم لوگوں پر رحم فرماتا ہے اور یقیناً یاد رکھو کہ اللہ بہت مہربان اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النور: 20-21)

اب بدیاں تو اتنی سخت بیان فرمائی ہیں کہ لگتا ہے کہ اس سے مہربانی کا سلوک ہو ہی نہیں سکتا مگر مہربانی کا سلوک باقی بندوں پر ہوتا ہے اور اتنی وبائیں جو پھیلتی ہیں اس سے بدتو مارے ہی جاتے ہیں جو وباؤں کا شکار ہو جائیں اور بہت سے لوگ جوان وباؤں کی زد سے باہر ہوتے ہیں تو یہاں رؤف رحیم کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں پر اللہ بہت مہربان ہے جن کو یہ بدیاں پہنچتی ہی نہیں ان تک رسائی ہی نہیں ہوئی اور بار بار ان پر رحم فرمانے والا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد ابھی حضور ایدہ اللہ کا سلسلہ کلام جاری تھا کہ لوگ یہ خیال کر کے کہ خطبہ ختم ہو گیا ہے نماز کے لئے کھڑے ہونے لگے تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

جب تک میں ختم نہ کروں بیٹھے رہا کریں۔ نیز فرمایا یہ جو آخری تلاوت ہے (ان اللہ یامر بالعدل) اس کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے یہی علم تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف یہ ایزادی ہے اور بعض لوگ مجھ سے اختلاف کرتے تھے کہ نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اب میں خطبات نور کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہی بات لکھی ہوئی ہے کہ یہ جو ٹکڑا ہے یہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ صاحب نے داخل فرمایا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ یہ نیکی ان کے نام لکھی جائے اور یہ ان کی سنت خیر ہے جو آگے ہمیشہ کے لئے جاری ہو گئی۔ اس لئے اب یہ سارے لوگ دنیا میں سب ہی خطبہ ثانیہ میں یہ بھی پڑھتے ہیں۔ تو یہ بتانے کے لئے میں نے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا ہے۔ اب نماز کے لئے تیاری کریں اور کھڑے ہو جائیں بے شک۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جون 2001ء)

سیکیورٹی الارم سسٹم

شیخ بشارت احمد شاکر صاحب

آج ہمارے معاشرہ میں جرائم بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ گھر ہو یا دفتر، دکان ہو یا فیکٹری، کوئی بھی جگہ محفوظ نہیں ہے۔ ماحول پر ہر وقت اک خوف سا طاری رہتا ہے۔ کون کب اور کہاں کس کا شکار بنتا ہے۔ کہا نہیں جا سکتا۔ عوام اور حکومت باوجود اپنی کوششوں کے سکون کا ماحول پیدا کرنے میں ناکام ہیں۔ اور اب یہ سوچنے پر مجبور ہیں۔ کہ وہ ذرائع جو آج تک کافی سمجھے جاتے تھے، ناکافی ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک نے تو بہت عرصہ پہلے ہی جدید ٹیکنالوجی کو جرائم کے سدباب کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ترقی پذیر ممالک ابھی اس میدان میں بہت پیچھے ہیں۔

معاشرہ کی اس حالت کی وجہ سے آج ہر شخص کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کرے۔ اس لئے نہ صرف حفاظت بلکہ بچاؤ کی پالیسی کی ضرورت ہے۔ اس لئے جہاں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے جرائم کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ وہاں ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ ہر محلہ کی سطح پر ہمسائے ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کریں اور ایسے پروگرام اور پلان بنائیں کہ بے حسی اور لاپرواہی ختم ہو۔

اللہ نگہبان

مندرجہ بالا پس منظر کی روشنی میں اور اللہ تعالیٰ کی نگہبانی کے اعتراف کے طور پر "اللہ نگہبان الارم سسٹمز" کے نام سے ایک آرگنائزیشن قائم کی گئی ہے۔ جس کا مقصد جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے معاشرہ میں جرائم کا سدباب کرنا ہے۔

سیکیورٹی الارم سسٹم کیا ہے؟

انگریزی کے الفاظ سیکیورٹی (Security)، الارم (Alarm) اور سسٹم (System) کو یکجا کر کے اس کا اطلاق ایسے حفاظتی نظام پر کیا ہے جو ممکنہ خطرہ سے پیشگی مطلع کرے۔ آج ایسے ہر سسٹم میں الیکٹرونک اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جو دیرپا اور قابل اعتماد ہوتا ہے۔ اس کی ایک ہلکی سی مثال دوران جنگ، شہریوں کو ممکنہ ہوائی حملہ سے پہلے سائرن بجا کر خبردار کرنا ہے۔ تا کہ وہ ممکنہ حفاظتی تدبیر اختیار کر سکیں۔ جدید سیکیورٹی الارم سسٹم خودکار ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ممکنہ خطرات اور ان کا تدارک

جانی و مالی خطرات کے پیش نظر تین طرح کے نازک حالات سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔

1- نقب زنی یا ڈاکہ 2- آگ 3- اچانک بیماری کا حملہ یا حادثہ۔

حفاظتی تدابیر میں نقب زنی یا ڈاکے کے لئے سیکیورٹی الارم سسٹم کا لگانا، آگ سے بچاؤ کے لئے فائر الارم سسٹم کا لگانا اور اچانک بیماری یا حادثہ کی صورت میں فوری طبی امداد کے لئے میڈیکل الارم سسٹم کا لگانا زندگیاں بچا سکتا ہے۔ مندرجہ بالا تینوں نازک حالات کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مجموعہ (Integrated) سسٹم بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو عام آدمی کے لئے کافی مہنگا ہے۔

سیکیورٹی الارم سسٹم کی قسمیں

(الف) ٹیکنیکل معیار کو پرکھنے اور اس کی سند جاری کرنے کا امریکہ میں ایک انٹرنیشنل ادارہ ہے۔ جس کا نام انڈر رائیٹرز لیبارٹری (UNDERWRITERIS LABORATORY) ہے۔ جسے یو۔ایل (UL) بھی کہتے ہیں۔ اس ادارہ نے سیکیورٹی الارم سسٹمز کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے:-

(1) لوکل الارم سسٹم (Local alarm system)

(2)- پروپرائٹری الارم سسٹم (Proprietory Alarm System)

(3)- سنٹرل سٹیشن مانیٹرنگ الارم سسٹم (Central Station Monitoring Alarm System)

لوکل الارم سسٹم

لوکل الارم سسٹم میں اجنبی (INTRUDER) کے داخلہ کی کوشش میں مقامی سائرن بجنے لگتا ہے۔ یہ سائرن اندرونی اور بیرونی ہوتا ہے۔ ایسا الارم سسٹم ایسی جگہوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جہاں کسی بھی وجہ سے دوسرے نظام کا استعمال یا اس کا لگانا ممکن نہ ہو۔ یہ نسبتاً کم قیمت ہوتا ہے۔ اس کا استعمال بروقت ممکنہ خطرہ سے پیشگی مطلع کرنے کی وجہ سے صاحب خانہ کو چوکس کر دیتا ہے۔ تا کہ وہ مناسب حفاظتی تدابیر اختیار کر لے۔ بلکہ ہمسایوں، گشتی محافظوں اور چوکیدار کی توجہ بھی حاصل کرتا ہے۔ جو بیرونی امداد اور پولیس کی مدد کے لئے اور ایمرجنسی سنٹر کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ سائرن بجنے کی وجہ سے نقب زن یا ڈاکو وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔ سائرن کی تیز اور تکلیف دہ آواز درانداز (INTRUDER) پر نفسیاتی اثر ڈالتی ہے۔ جس کو فلیشنگ لائٹ (Flashing Light) سے مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔ جو رات کو موقع کی نشاندہی میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

پروپرائٹری الارم سسٹم

اس قسم کے الارم سسٹم میں درانداز (Intruder) کے داخلہ کی کوشش کی نشاندہی موقع کی بجائے کسی اور جگہ کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک فیکٹری کے تمام حصوں کی نشاندہی فیکٹری کے گارڈ روم میں لگے ہوئے سیکیورٹی کنسول (Security Console) پر ہوتی ہے۔ جہاں پر اس حصہ کو ایک بلب اور گھنٹی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جس حصہ میں درانداز (Intruder) داخلہ کی کارروائی کرتا ہے۔ مزید ایسے سسٹمز رہائشی کمپاؤنڈز اور دیگر کمپلیکسز (Complexes) میں لگائے جاتے ہیں۔ جہاں پر حفاظت کے لئے ان کے اپنے گارڈز اور گارڈ روم ہوتا ہے۔ جن کو ضرورت کے وقت موقع پر روانہ کیا جاتا ہے۔ یہ سسٹمز گارڈ گشت کو کنٹرول کرنے کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ایسے سسٹمز بہت پیچیدہ ہوتے ہیں اس لئے کافی مہنگے ہوتے ہیں۔

سنٹرل مانیٹرنگ سٹیشن

الارم سسٹم

اس قسم کے سسٹم میں ہر قسم کی اطلاع ایک سنٹرل مانیٹرنگ سٹیشن کو پہنچتی ہے۔ جہاں سے موقع اور محل کی مناسبت سے کارروائی کی جاتی ہے۔ یہ سسٹم کسی پولیس سٹیشن میں بھی لگایا جاسکتا ہے۔ یا پھر اسے الگ سے بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ ایسے سٹیشن پر چوبیس گھنٹے کام ہوتا ہے۔ اور ہزاروں مکانات یا جگہوں سے اطلاع یہاں پہنچتی ہے۔ جس کا ڈیوٹی پر موجود آپریٹر بندوبست کرتا ہے۔ مثلاً اگر اطلاع نقب زنی یا ڈاکہ سے متعلق ہو تو پولیس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ یا اگر سٹیشن پر اپنے گارڈز موجود ہیں تو ان کو فوراً موقع پر روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر اطلاع آگ کے متعلق ہو تو فائر بریگیڈ کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اور اگر سگنل کسی میڈیکل ایمرجنسی سے متعلق ہو تو ہسپتال سے فوری رابطہ کر کے ممکنہ طبی امداد روانہ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

ایسے الارم سسٹمز سے فائدہ اٹھانے کے لئے لوکل الارم سسٹم کا گھر، دکان یا ایسی دوسری جگہوں میں لگانا ضروری ہوتا ہے۔ جہاں سے اطلاع ایک خود کار ڈائلر (Auto Dialer) یا ریڈیو کے ذریعہ سے سنٹرل مانیٹرنگ سٹیشن تک پہنچتی ہے۔

(ب)۔ ضرورت، ٹیکنالوجی، اور تنصیب کے لحاظ سے الارم سسٹمز (Alarm Systems) کو جن مختلف قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سلکی الارم سسٹمز (Wired Alarm Systems) تنصیب میں خاص قسم کی تار استعمال کی جاتی ہے۔

2۔ لاسلکی الارم سسٹمز (Wireless Alarm Systems) سگنل ریڈیو کے ذریعہ سے پروسیسنگ یونٹ تک جاتے ہیں۔ لگانے میں آسان اور کم وقت طلب ہوتے ہیں۔

3۔ پرسنل الارم سسٹمز (Personal Alarm Systems) ذاتی حفاظت اور ضرورت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ خواتین پرس اور حضرات بیلٹ میں لگا سکتے ہیں۔

4۔ سامان/بچے کی گمشدگی کا الارم سسٹم (Luggage/Child loss Alarm Systems) دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک حصہ سامان میں یا بچے کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ دوسرا حصہ مالک یا سرپرست اپنے پاس رکھتا ہے۔ جونہی کوئی سامان کو ایک خاص فاصلہ سے زیادہ یا بچہ پہلے سے سیٹ کئے گئے فاصلے سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ تو الارم بجنے لگتا ہے۔

5۔ داخلے کے کنٹرول کا نظام (Access Control System) یہ سسٹم جہاں لگایا جاتا ہے۔ وہاں پر ہر فرد کے داخلہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ اور اس کا پورا ریکارڈ رکھتا ہے۔ استعمال میں آنے والے سسٹمز میں کوڈڈ سوئچ (Coded Switch) اور کارڈ لاک سسٹم (Card lock System) قابل ذکر ہیں۔ ہر داخلی دروازے کے تالے کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس سسٹم کی صورت میں صرف وہ افراد داخل ہو سکتے ہیں۔ جن کو کارڈ جاری کئے جاتے ہیں۔ پوری بلڈنگ کے دروازوں کے تالے ایک سنٹرل کمپیوٹر کنٹرول کرتا ہے۔

6۔ آٹو الارم سسٹم (Auto Alarm System) گاڑیوں وغیرہ کو چوری اور دوسرے طریقوں سے لے جانے سے بچاؤ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

الارم سسٹم کا ڈھانچہ

عام طور پر ایک الارم سسٹم کے تین حصے ہوتے ہیں۔

1۔ سنسرز/ڈیٹیکٹرز (Sensor/Detectors)

2۔ سگنل پروسیسنگ یونٹ (Signal Processing Unit)

3۔ اطلاعی آلات (Out put Devices)

1۔ سنسرز/ڈیٹیکٹرز Sensors/Detectors: یہ الارم سسٹم میں استعمال ہونے والے وہ آلات ہوتے ہیں۔ جو ہر قسم کی دراندازی (INTRUSION) کو محسوس کر کے یا اس کا کھوج لگا کر اس کی اطلاع پروسیسنگ یونٹ کو دیتے ہیں۔

2۔ سگنل پروسیسنگ یونٹ: (Singnal Processing Unit): یہ الارم سسٹم کا دماغ ہوتا ہے۔ ہر طرف سے اور ہر قسم کے سنسر اور ڈیٹیکٹرز سے سگنل اس یونٹ کو آتا ہے۔ جو سگنل موصول ہونے کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ یہ حصہ عام طور پر کمپیوٹر ٹیکنالوجی کو استعمال کرتا ہے۔

3۔ اطلاعی آلات (Out put Devices) یہ وہ آلات ہوتے ہیں۔ جن کو سگنل پروسیسنگ یونٹ کنٹرول کرتا ہے۔ اور ضرورت پر ان سے کام لیتا ہے۔ اس میں داخلی/خارجی سائرن، فلیشنگ لائٹ، آٹو ڈائلر یا مختلف قسم کے ریکارڈر ہوتے ہیں۔

ہماری ذمہ داریاں

1۔ اپنی جان مال اور عزت کی حفاظت ہر شخص پر فرض ہے۔ ڈاکو چونکہ اسلحہ سے لیس ہوتے ہیں۔ اس لئے ڈاکے کی واردات میں جان کے نقصان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس نقب زنی کی واردات عام طور پر صاحب خانہ کی غیر موجودگی یا غفلت میں ہوتی ہے۔ اس میں جانی نقصان کا اتنا خطرہ نہیں ہوتا۔ بہر حال ان دونوں قسم کی وارداتوں میں ڈاکو یا نقب زن پہلے سے پلاننگ اور تیاری کر کے واردات کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اگر اپنی آنکھیں کھلی رکھیں اور گھر، محلہ یا دکان کے آس پاس کسی بھی اجنبی شخص کو بلا مقصد پھرتے دیکھیں تو اس کی اطلاع فوراً محلّہ کے ذمہ دار شخص یا ایمرجنسی سنٹر میں دیں۔ اس سلسلہ میں اجنبی شخص کا حلیہ اس کو ڈھونڈنے میں کافی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل کوائف شامل ہوتے ہیں۔

قد، وزن، بال، ان کا رنگ اور کٹ، چہرے پر کوئی نشان، آنکھوں کی بناوٹ، رنگ اور عینک، جلد کا رنگ، داڑھی/مونچھیں، عمر، کوئی اسلحہ، لباس، قمیص، پینٹ کوٹ، شلوار، سوٹ، جوتے، سواری، سواری کا رنگ، نوعیت، نمبر وغیرہ، کس طرف کو گیا۔

2۔ اپنے گھر، دکان، دفتر یا فیکٹری، گودام میں الارم سسٹم لگوائیں حفاظتی نقطہ نگاہ سے الارم سسٹم لگواتے ہوئے مندرجہ ذیل جگہوں پر توجہ دیں۔

(i) دروازوں، کھڑکیوں، روشندانوں، ایئر ڈکٹ وغیرہ پر سنسرز یا ڈیٹیکٹرز لگائیں۔

(ii) ایسی جگہوں کو خاص سنسرز سے چھپائیں جہاں آپ کسی بھی حصہ سے کسی کا بھی داخلہ نہیں چاہتے۔ وہاں کسی بھی اجنبی کے داخل ہوتے ہی الارم بجنے لگے گا۔

(iii) ایسی چیزوں کو خاص سنسرز اور ڈیٹیکٹرز سے محفوظ کریں۔ جن کو کسی اور کا ہاتھ لگانا آپ پسند نہیں کرتے۔ اس طرح اس چیز کے پاس جانے یا اس کو ہاتھ لگانے یا اس کو اٹھا کر لیجانے کی کوشش میں الارم بجنے لگے گا۔

گھر کی حفاظت سے متعلق سوالنامہ

HOME SECURITY QUIZ

مندرجہ ذیل چیک لسٹ سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کے گھر یا دکان ڈاکے یا نقب زنی کی زد میں ہے یا نہیں۔ اپنے متعلقہ آئٹم کے آگے نشان لگائیں اور آگے دیئے گئے نمبر جمع کرتے جائیں۔ اگر حاصل جمع 30 یا اس سے زیادہ ہے۔ تو خطرہ ہے۔ 30 سے جتنے نمبر زیادہ ہونگے۔ خطرہ اتنا ہی زیادہ ہو گا۔

1۔ گھر کا ڈیزائن:
الگ تھلگ (6)
تھوڑا ملا ہوا (3)
ٹاؤن ہاؤس (3)

2۔ گھر کی منزلیں:
سنگل سٹوری (3)
ڈبل سٹوری (2)
تین منزلہ (2)

3۔ گھر کا کورڈ ایریا:
2500 مربع فٹ سے زیادہ (8)
1500 سے 2500 مربع فٹ تک (4)
1500 مربع فٹ تک (2)

4۔ دروازے:
سلائیڈنگ گلاس (4)
قبضے والے سنگل (3)
قبضے والے ڈبل (3)

5۔ کھڑکیاں:
کھلنے والی (4)
فکسڈ (2)
بالائی منزل کی (2)

6۔ گھر کے باہر روشنی:
کوئی نہیں (4)
دروازے پر (2)

7۔ ہمسائے سے فاصلہ
100 فٹ سے زیادہ (4)
25 سے 100 فٹ تک (2)
25 فٹ سے کم (1)

8۔ پراپرٹی کی حالت
درخت اور جھاڑیاں زیادہ (2)
کھڑکیوں کے باہر جھاڑیاں (4)
درخت اور جھاڑیاں کم (1)

9۔ داخلی دروازہ:
سڑک سے نظر آتا ہے۔ نہیں (2)
ہمسائے سے نظر آتا ہے۔ نہیں (2)

10۔ وارداتیں اس علاقہ میں
پچھلے 18 ماہ میں 3 یا زیادہ (8)
پچھلے 18 ماہ میں 1 یا دو (4)

11۔ لائف سٹائل:
گھر خالی رہتا ہے۔ سارا دن (8)
کچھ دن کو اور کچھ شام کو (4)
چھٹیوں میں (2)

12۔ ہمسایہ:
اکثر باہر رہتا ہے (2)
کبھی کبھی باہر رہتا ہے (1)

13۔ گھر میں مردوں کی تعداد:
کوئی نہیں (8)
بوڑھے (4)

ایک جوان(2)

حفاظتی اقدامات کی چیک لسٹ

مندرجہ ذیل آئیٹم کے آگے دیئے گئے نمبر اوپر کے مجموعہ نمبروں سے منہا کرتے جائیں۔ تاوقتیکہ یہ چیزیں لگاکر آپ خطرہ کے زون سے باہر آجائیں۔

1- بیرونی روشنی

ٹائم کنٹرول(2)
سوئچ کنٹرول(4)
موشن سنسر کنٹرول(4)

2- گھر میں کتا :

رکھوالی والا(8)
گھریلو(3)

3- دروازے اور فریم :

سٹیل کے(4)
ڈیڈبولٹ لاک والے(3)
جالی والے(2)

4- وارننگ سائن :

الارم سسٹم(6)
رکھوالی والا کتا(6)

5- کھڑکیاں :

گرل والی(5)
لاک بولٹ والی(4)

6- الارم سسٹم :

لگا ہوا(10)

ضروری نوٹ :

مندرجہ بالا چیزیں دراندازی کے لئے زیادہ پرکشش ہوتی ہیں۔ ان کے نمبرز محفوظ رکھیں یا ان پر اپنے نام کندہ کروائیں۔

نقدی، اسلحہ، جیولری، سکے / ٹکٹ، آرٹ ورک، گھڑی، پرائزبانڈ، چاندی کے برتن، کیمرہ، سٹیریو، وی سی آر، ٹی وی، سیٹلائٹ رسیور، کمپیوٹر اور اس سے متعلق دیگر حصے۔

بقیہ صفحہ 8

مقابلہ دعوت الی الصلوۃ، خطبات امام، مطالعہ کتب، بیت بازی، دینی معلومات، پیغام رسانی، حفظ ادعیہ، حفظ قرآن، مشاہدہ معائنہ، مضمون نویسی۔

مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمانے کے بعد مختصر خطاب سے نوازا۔

آپ نے فرمایا۔

ابھی آپ نے یہ عہد دہرایا ہے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ حضور انور نے 1997ء میں احباب جماعت کو نماز باجماعت کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ نئی صدی میں شامل ہونے سے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز آئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ نئی صدی کو شروع ہوئے سات ماہ گزر چکے ہیں اس لئے آپ کا فرض ہے کہ جائزہ لیں کہ کس حد تک حضور انور کے ارشاد پر عمل ہوا ہے۔ اطفال کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہر طفل پر نماز فرض ہے۔ اگر بچے نمازوں میں پابند ہوں گے تو بڑوں پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ دوسری اہم بات سلام کو رواج دینا ہے جس کی طرف حضور انور نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

آخر پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح معنوں میں خلافت کا خادم بنائے۔ آمین

تقریب کے اختتام سے قبل محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ اس طرح یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بقیہ صفحہ 1

لئے روانہ ہوئے اور 8 جولائی 1963ء کو وہاں سے واپس مرکز ربوہ تشریف لائے۔ مارچ 1964ء کو یوگنڈا کے لئے روانہ ہوئے اور دسمبر 67ء کو وہاں سے واپس تشریف لائے اس کے بعد آپ متواتر 1988ء تک خدمت دین کے لئے انڈونیشیا تشریف لے جاتے رہے۔ اس کے بعد مرکز ربوہ میں کچھ عرصہ اصلاح وارشاد مرکزیہ میں بھی کام کیا بالآخر 30 جون 1990ء کو مستقل طور پر سروس سے فراغت کے بعد امریکہ تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو 38 سال خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔ آجکل آپ امریکہ میں اپنے بچوں کے پاس مقیم تھے جہاں سے آپ کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے پہنچے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے۔

خبریں

ربوہ 6- اگست گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ
منگل 7- اگست- غروب آفتاب: 7-03
بدھ 8- اگست - طلوع فجر : 3-55
بدھ 8- اگست - طلوع آفتاب: 5-26

ہندوؤں کے سرکاری املاک پر حملے

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ایجنٹوں کے ہاتھوں 17 ہندوؤں کے اجتماعی قتل کے بعد ڈوڈہ، کشتواڑ اور بھدرواہ کے قصبوں میں غیر معینہ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ علاقے کی جانب مزید فوجی کمک روانہ کر دی گئی ہے۔ بھارتی حکام نے کہا ہے کہ علاقے میں بھارتی فوج کی معاونت کے لئے مزید ایک ہزار خصوصی پولیس افسران تعینات کر دیئے جائیں گے۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ کشتواڑ میں سرکاری املاک پر ہندوؤں نے حملے کئے ہیں۔

سرحد پار دہشت گردی سے بڑی پریشانی ہے

بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ سرحد پار دہشت گردی واجپائی حکومت کی سب سے بڑی پریشانی ہے۔ علی گڑھ میں ایک اجلاس کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی تحریک کی حمایت کر رہا ہے۔

پاکستان اور بھارت سے امریکہ کا مطالبہ

پاکستان اور بھارت جب سے باقاعدہ ایٹمی قوتیں بنے ہیں دونوں کے مابین ابھی تک دیرینہ دشمنی کے فاصلے کم نہیں ہوئے اور دونوں کے درمیان آگرہ مذاکرات میں کسی خاص پیشرفت کی عدم موجودگی سے دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پر قابو پانے میں ناکام رہے ہیں۔ فار ایسٹرن اکنامک ریویو کے ایک تبصرہ میں اس بات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ چونکہ دونوں ممالک ایٹمی دھماکوں کے بعد بین الاقوامی دباؤ کے باوجود اپنے ایٹمی ہتھیاروں میں اضافہ کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس دوڑ میں بھی ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں۔ اس صورت حال کے

سانحہ ارتحال

☆ مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔ حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پوتے اور میاں محمد داؤد صاحب ایڈووکیٹ کے فرزند عزیزم مسعود سہیل میاں صاحب جو دل کے مریض تو تھے لیکن اب بظاہر صحت مند نظر آتے تھے اور 12 جولائی 2001ء کو عزیزوں سے بے تکلفانہ باتیں کر رہے تھے۔ انہیں دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ دوسرے روز احباب کی ایک کثیر تعداد نے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اور انہیں ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے جو ابھی پچاس سال کو پہنچے تھے اپنی یادگار پانچ بچیاں اور ایک بچہ چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

اعلان داخلہ برائے
فرسٹ ایئر کلاس

فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نیشنل کالج ربوہ میں ICS اور F.Sc. - Eco, Stat,Math اور Math کے Phy,Stat کے Combinations کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ 20 اگست ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں کالج ہذا کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

داخلہ وانٹرویو کا شیڈول

(1) ICS-21 اگست بروز منگل صبح 9-00 بجے طالبات۔ صبح 11-00 بجے طلباء
(2) F.Sc- 22 اگست بروز بدھ صبح 9-00 بجے طالبات۔ صبح 11-00 بجے طلباء۔
کلاسز کا آغاز یکم ستمبر 2001ء سے ہوگا۔

اگر آپ ریگولر کلاسز کے ساتھ ساتھ اپنی شخصیت کی مجموعی تعمیر اور انگلش بولنے میں مہارت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ٹیوشن کے اضافی بوجھ سے بچنا چاہتے ہیں تو نیشنل کالج کا انتخاب کیجئے۔ نیز 650 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو فیس میں 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔

نیشنل کالج
23- شکور پارک ربوہ- فون 212034

جرمنی سیل بند اصلی شوابے ادویات خصوصی رعایت کے ساتھ

	10ML پوٹینسی 30	200	1000	20ML مدر ٹنکچر (اے)	20 گرام بایوکیمک 6X
موجودہ قیمت	68/=	82/=	112/=	125/=	60/=
رعایتی قیمت	50/=	60/=	80/=	90/=	45/=

خصوصی پیشکش
60 عدد جرمنی سیل بند پوٹینسی کے ساتھ سادہ بکس اور 120 عدد جرمنی سیل بند پوٹینسی کے ساتھ خوبصورت بریف کیس بالکل مفت حاصل کریں یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 فون- 212399

پیش نظر امریکہ نے دونوں ممالک کے ایٹمی دھماکوں کے بعد ان کے خلاف پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ امریکہ نے اب اپنے رویے میں اس حد تک لچک پیدا کی ہے کہ اس نے دونوں ممالک کو ان کی ایٹمی قوت کو 1998ء کی پوزیشن تک بحال رکھنے پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف کسی ممکنہ جنگ میں ان ہتھیاروں کو پہلے استعمال نہ کرنے کا معاہدہ کریں۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈز کے لئے مزید نمائندے

نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) نے نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کے اجراء کے لئے پنجاب میں مزید 5 ہزار 2 سو 36 نمائندے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجوزہ نمائندوں کی تقرری کے بعد پنجاب میں نادرا کے نمائندوں کی مجموعی تعداد گیارہ ہزار 2 سو 36 ہو جائے گی۔

چیک کے ذریعے بجلی کے بلوں کی وصولی

بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے لئے شہریوں کو طویل قطاروں میں کھڑا ہونے سے بچانے کے لئے 6۔اگست سے لاہور میں چیک کے ذریعے وصولی کا نظام رائج کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر پراجیکٹ کے تحت 85 بنکوں اور 15 کمرشل سنٹروں میں باکس رکھے جائیں گے۔ جن میں شہری 24 گھنٹے بل چیک کے ساتھ منسلک کر کے ڈال سکیں گے۔ کامیابی کی صورت میں چیک کا نظام مرحلہ وار ملک بھر میں نافذ کیا جائے گا۔ صارفین کو نئی سہولت کسی معاوضہ کے بغیر حاصل ہوگی۔

کارکنوں کے لئے مراعات کا پیکج تیار

حکومت نے صنعتی اور تجارتی اداروں کے کارکنوں کو مراعات دینے کے لئے ایک جامع پیکج تیار کر لیا ہے جس کا اعلان بہت جلد وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت کریں گے۔

گلشن احمد نرسری میں تازہ سٹاک

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ گلشن احمد نرسری میں پھل دار اور پھولدار پودوں کا تازہ سٹاک آ گیا ہے۔ موسم کی مناسبت سے پودے ارزاں قیمتوں پر خرید کر شجرکاری کی مہم میں حصہ لیں۔ نیز پودوں کے لئے مناسب کھاد اور شجرکاری کے لئے اوزار (رمبا کھرپا کٹر وغیرہ) بھی ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔

(انچارج نرسری فون نمبر 213306)

DILAWAR RADIO
Deals in: * Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood power Amp + Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 -Hall Road, Lahore
☎ 7362212,7352790

شبابی
ہربل بریسٹ روغن
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ 211538

PRO TECH UPS
لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر، ٹی وی، ویڈیو گیم، ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs Available in The Shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT)LIMITED
129-C Rehmanpura Lahore PH:7590106
Fax:7594111, Email:qaddan@brain.net.pk

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلویشن دستیاب ھیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش M.T.A کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں۔
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی۔ فون گھر 5865913

صحت مند بچے سب کو اچھے لگتے ہیں اپنے بچوں کو
ننھا بے بی ٹانک
استعمال کرائیں۔ بچوں کو صحت مند بنائیں۔
قیمت فی شیشی۔/20 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان دستیاب
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

The Vision of tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎061-553164, 554399

EVER SHINE
ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
Ever Shine انڈسٹریز پاکستان بھر میں اعلیٰ کوالٹی کی مصنوعات واشنگ پاؤڈر Speed اور New Lite انٹرنیشنل سائشے پیک کے علاوہ شو پالش اور لیکوڈ نیل کی طرز پر کئی لانڈری سے متعلقہ مصنوعات متعارف کروا رہی ہے کمپنی کو اپنی مصنوعات کی وسیع ترتقسیم کیلئے پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں انتہائی فعال ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں۔

G.P.O.BOX # 780 FAISALABAD
PAKISTAN.
PH: 041-629655 MOB:0303-6704323

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61